حمید نظامی

ایمان اور رواداری

میرا پختہ عقیدہ یہ ہے کہ کامیاب اور مطمئن زندگی کے لیے ایمان ایک ضروری جزو ہے۔ یہ ایمان خدائے پاک کی ذات پر ہو یا کسی مذہب پر یا کسی بلند نصب العین پر۔ اس کے بغیر کامیاب اور مطمئن زندگی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ زندگی کی دوڑ کے لیے جس توانائی کی ضرورت ہے، میرا مطالعہ، مشاہدہ اور تجربہ یہی بتاتا ہے کہ وہ صرف یقین کے ذریعے سے ہی قائم رکھی جا سکتی ہے۔ خواہ وہ یقین اپنے سے بالاتر کسی ہستی پر ہو یا خود اپنی ذات پر، مگر اپنی ذات پر اعتماد میری رائے میں اس وقت تک بہت مشکل ہے، جب تک اپنے سے بالاتر کسی ہستی کا یقین نہ ہو۔

انسان کا مطمح نظر کسی عظیم سیاسی یا اخلاقی نظریے کی اشاعت و ترویج ہو یا محض اپنے کاروبار کا فروغ، میرا یقین ہے کہ "صاحب ایمان" افراد کی کامیابی کے امکانات ایسے افراد کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتے ہیں جن کا دامن اس دولت سے تہی ہوتا ہے۔ مشکلات اور مایوسیاں بنی نوع انسان کے مقدر میں ہیں، ان سے مفر نہیں۔ "صاحب ایمان" افراد کو بھی مشکلات ضرور پیش آتی ہیں اور مایوسیوں میں سے بھی ان کا حصہ انھیں ضرور ملتا ہے، مگر روزمرہ کا مشاہدہ ہی نہیں تاریخ بھی گواہ ہے کہ بالآخر کامرانی ان کے قدم چومتی ہے۔

مگر ایمان واخلاص کے ساتھ ثبات کی شرط بھی میں ضروری سمجھتا ہوں۔ ثبات کے بغیر وقتی اخلاص بے معنی ہے۔ "وفاداری بشرطِ استواری اصلِ ایماں ہے،" لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان روادار نہ ہو۔ اس کے برعکس رواداری میری رائے میں انسانیت کا ایک ضروری جوہر ہے۔ اپنے عقیدے پر پختہ ایمان ضروری ہے، مگر دوسروں کے خیالات سننے اور ان پر غور کرنے کے لیے انسان کو ہمیشہ آمادہ رہنا چاہیے۔ خواہ یہ خیالات اس کے اپنے عقائد و خیالات کی نفی ہی کیوں نہ کرتے ہوں۔ حقیقت اور سچائی تک پہنچنے کا آسان، بلکہ واحد راستہ یہی ہے کہ انسان دل و دماغ کی کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رکھے اور نئے خیالات کی تازہ ہوا کو روکنے کی کوشش نہ کرے۔ اخلاص اور ایمان کے معاملے میں کسی فرد یا گروہ کی اجارہ داری نہیں مانی جا سکتی۔ میرے مخالف نظریے کا حامی میری رائے میں غلطی پر ہے، میں اسے گمراہ بھی کہہ سکتا ہوں، مگر میں اس امکان سے کیسے انکار کر سکتا ہوں کہ شاید وہ بھی اپنے نظریے میں مخلص اور ایمان دار ہو۔ دوسروں کے خیالات کو سننے سے انکار دراصل

اپنی اس کمزوری کا بالواسطہ اعتراف ہے کہ ہمیں خود اپنے خیالات پر پختہ ایمان نہیں، معاملہ کسی فرد کا ہو یا کسی قوم کا، یا ملک کا، جو بھی دوسروں کے خیالات اور نظریات سننے سے انکار کرتا ہے، وہ دراصل اِس بات سے ڈرتا ہے کہ مخالف نظریات اس کے اپنے نظریات سے زیادہ قوی اور جاندار ہیں اور بالآخر اس پر غالب آجائیں گے۔

رواداری کا فقدان افراد میں پھوٹ ڈالتا، ہمسائے کو ہمسائے سے دور کرتا اور دوستوں کو ایک دوسرے سے لڑاتا ہے۔ اس طرح قوموں اور ملکوں میں عناد اور لڑائی کا بیج وہ نظریات بوتے ہیں جو اپنے حامیوں اور پیرووں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے نظریے کے ماننے والوں یا خود اس نظریے کو قبول کرنے سے انکار کرنے والوں کو بے ایمان یا ظالم سمجھیں اور اُنہیں اپنے نظریے پر قائم رہنے کا حق دینے سے انکار کریں۔

ایمان اور رواداری ایک مہذب اور شائستہ آدمی کے ضروری اوصاف ہیں۔ ایمان اور رواداری ایک دوسرے کے دوش بدوش ہی چلنے چاہئیں۔ ورنہ ہر قدم پر یہ ڈر ہے کہ رواداری کے بغیر ایمان جنون کی شکل اختیار نہ کر جائے۔